

ماہِ محرّم اور عاشوراء سے متعلق ۳۳ فائدے

محمد صالح المنجد

زیر مطالعہ کتاب میں اختصار کے ساتھ ماہِ
محرّم اور عاشوراء سے متعلق اہم فوائد
و خلاصے کو یکجا کر دیا گیا ہے۔

<https://islamhouse.com/2825582>

• ماہِ محرّم اور عاشوراء سے متعلق ۳۳
فائدے

○ عرض مُترجم

○ مقدّمہ

○ ماہِ محرّم اور عاشوراء (دسویں

محرّم) سے متعلق ۳۳ فائدے

• ۱۔ ماہِ محرّم ہجری سال کا سب

سے پہلا مہینہ ہے، اور مسلسل

تین حرمت والے مہینوں میں
کا آخری مہینہ ہے یعنی :
ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرّم، اور
یہر رجب حرمت والا مہینہ
ہے۔

• اور حدیث رسول ﷺ ہے:
• (إِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ
كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللَّهُ
السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ: السَّنَةُ
اِثْنَا عَشَرَ شَهْرًا، مِنْهَا
أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ، ثَلَاثَةٌ
مُتَوَالِيَاتٌ: ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو
الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمِ وَرَجَبٌ
شَهْرٌ مُضَرٌّ الَّذِي بَيْنَ
جُمَادَى وَشَعْبَانَ)

• ۲۔ اس ماہ کی فضیلت میں سے
یہ ہے کہ اسے نبی ﷺ نے ”اللہ
کا مہینہ (31)“ قرار دیا ہے۔

- ۶۔ اس عظیم ماہ میں کثرت سے روزہ رکھنا مستحب ہے، چنانچہ حدیث میں ہے:
- ۸۔ علماء کا اشکال:
- ۹۔ عاشوراء جمہور علمائے سلف و خلف کے نزدیک محرّم کا دسواں دن ہے، اور یہ احادیث کے ظاہر اور لفظ کے اطلاق کے مطابق ہے، اور اہل لغت کے یہاں معروف و مشہور ہے ([13])۔“
- ۱۰۔ عاشوراء یہ اسلامی نام ہے جو جاہلیت میں معروف نہیں تھا ([14])۔
- ۱۱۔ عاشوراء (دسویں محرّم) کا روزہ رکھنا بہت زیادہ مستحب ہے، چنانچہ حدیث پاک میں ہے:

- ۱۲۔ عاشوراء کے روزے سے
تمام چھوٹے گناہ معاف
ہو جاتے ہیں لیکن بڑے گناہ
معاف نہیں ہوتے (بلکہ ان کے
لیے توبہ ضروری ہے)۔
- ۱۳۔ انسان کو چاہیے کہ اپنے
اہل و عیال، بچوں اور اپنی
کفالت و نگرانی میں رہنے
والوں کو یوم عاشوراء کا روزہ
رکھنے اور اس کے لیے بیدار
ہو کر سحری کھانے کی
وصیت و تلقین کرے۔
- ۱۴۔ یہود و نصاریٰ کی مخالفت
کرتے ہوئے نو اور دس کا
روزہ رکھنا مستحب ہے۔
- ۱۷۔ بعض علماء کے یہاں
عاشوراء کے روزے کے تین
مراتب ہیں:

ماہِ محرّم اور عاشوراء سے متعلق ۳۳ فائدے

تالیف: شیخ محمد صالح المنجد۔ حفظہ اللہ۔

ترجمہ: شفیق الرحمن ضیاء اللہ مدنی

مراجعة: جمشید عالم عبد السلام سلفی،

عزیز الرحمن ضیاء اللہ سنابلی

نبذة مختصرة عن الكتاب:

۳۳ فائدے فی المحرّم و عاشوراء: کتاب قیم
مترجم إلى اللغة الأردية جمع فيه مؤلفه-أثابه
الله-فوائد و خلاصات مجموعة في فضل
شهر المحرّم و يوم عاشوراء.

عرض مُترجم

الحمد لله وكفى وسلاماً على عباده الذين
اصطفى، أما بعد:

ماہِ محرّمِ اسلامی سنِ ہجری کا پہلا مہینہ ہے، اور ان چار حرمت والے مہینے میں سے ایک ہے جنہیں آسمان وزمین کی تخلیق کے وقت سے ہی محترم قرار دیا گیا ہے۔ اس ماہ کے روزے کو رمضان کے بعد سب سے بہتر نفلی روزہ قرار دیا گیا ہے، اور اس کی دسویں تاریخ کے روزہ کو گذشتہ ایک سال کے صغیرہ گناہ کی بخشش کا سبب بتایا گیا ہے، البتہ یہود کی مخالفت میں دسویں محرّم کے ساتھ نویں محرّم کو بھی روزہ رکھنے کا استحبابی حکم دیا گیا ہے۔

مگر افسوس! کہ مسلمان اس ماہ کے سلسلے میں افراط و تفریط اور بے راہ روی کے شکار ہیں۔ چنانچہ بعض تو ایسے ہیں جنہوں نے اس ماہ کو ماتم و عزاداری اور نالہ و شیون کا مہینہ

بنارکھا ہے اور شہادت حسینؑ کے نام پر اس
ماہ کی دسویں تاریخ کو شرک و بدعات
اور غیر شرعی رسومات کا ایسا طوفان برپا
کرتے ہیں کہ الأمان! والحفیظ!

جبکہ بعض نے اس ماہ اور خاص کر کے اس
کی دسویں تاریخ کو جشن اور گانے کا دن بنا
لیا ہے، وہ اس دن پارٹیاں کرتے ہیں
، اور مخصوص قسم کے کھانے اور مٹھائیاں
تیار کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ ساری چیزیں
بدعات کی قبیل سے ہیں، اور اس میں یہود
و نصاریٰ کی مشابہت پائی جاتی ہے۔

زیر مطالعہ کتاب (۳۳ فائدہ فی المحرم
وعاشوراء) ”ماہ محرم و عاشوراء سے متعلق
۳۳ فائدے“، عالم اسلام کی مشہور علمی
شخصیت علامہ محمد صالح المنجد۔ حفظہ اللہ۔
کی عربی تالیف ہے، جس میں اختصار کے
ساتھ ماہ محرم اور عاشوراء سے متعلق اہم

فوائد و خلاصے کو یکجا کر دیا گیا ہے۔ اور اس ماہ میں اور خاص طور سے اس کی دسویں تاریخ کو شہادت حسینؑ کے نام پر کیے جانے والے غیر شرعی اعمال اور جاہلانہ رسومات سے پردہ اٹھا کر ان سے بچنے کا حکم دیا گیا ہے۔

یہ کتاب مختصر ہونے کے باوجود اپنے موضوع پر نہایت ہی مفید و جامع ہے، لیکن عربی زبان میں ہونے کی وجہ سے اردو داں حضرات کے لیے اس سے استفادہ مشکل تھا، بنابراین اسلام ہاؤس ڈاٹ کام کے شعبہ ترجمہ و تالیف نے افادہ عام کی خاطر اسے اردو قالب میں ڈھالا ہے، حتیٰ الامکان ترجمہ کو درست و معیاری بنانے کی کوشش کی گئی ہے، اور مؤلف کے مقصود کا خاص خیال رکھا گیا ہے، اور آسان، عام فہم زبان اور سستہ اسلوب اختیار کیا گیا ہے تاکہ عام قارئین کو سمجھنے میں کوئی دشواری نہ

ہو، مگر کمال صرف اللہ عزوجل کی ذات کا خاصہ ہے، لہذا کسی مقام پر اگر کوئی سقم نظر آئے تو ازراہ کرم خاکسار کو مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ اس کی اصلاح کی جاسکے۔

ربّ کریم سے دعا ہے کہ اس کتاب کو لوگوں کی ہدایت کا ذریعہ بنائے، اس کے نفع کو عام کرے، والدین اور جملہ اساتذہ کرام کے لئے مغفرت و سامانِ آخرت بنائے، اور کتاب کے مؤلف، مترجم، مراجع، ناشر اور تمام معاونین کی خدمات کو قبول کر کے ان سب کے حق میں صدقہ جاریہ بنائے۔ آمین۔

وصلی اللہ علی نبینا محمد و علی آلہ و صحبہ
وسلم۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

تمام تعریفات صرف اللہ کے لیے ہیں، اور درود و سلام نازل ہو اللہ کے رسول ﷺ پر۔

قارئین کرام:

ماہِ محرّم اور عاشوراء (دسویں محرّم) سے متعلق جمع کردہ یہ چند فوائد و خلاصے ہیں، اللہ سے دعا ہے کہ انہیں نفع بخش بنائے، اور ہر اس شخص کو جزائے خیر سے نوازے جو اس کی نشر و اشاعت کرنے اور اعداد و ترتیب دینے میں معاون و مشارک بنے۔

محمد صالح المنجد

ماہِ محرّم اور عاشوراء (دسویں محرّم) سے متعلق ۳۳ فائدے

۱۔ ماہِ محرّم ہجری سال کا سب سے پہلا مہینہ ہے، اور مسلسل تین حرمت والے مہینوں میں کا آخری مہینہ ہے یعنی:

ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرّم، اور پھر رجب حرمت والا مہینہ ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: (إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِنْدَ اللَّهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتَابِ اللَّهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرْمٌ ذَلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ فَلَا تَظْلَمُوا فِيهِنَّ أَنْفُسَكُمْ وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِينَ كَافَّةً كَمَا يُقَاتِلُونَكُمْ كَافَّةً وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ)

ترجمہ: ”مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک کتاب اللہ میں بارہ کی ہے، اسی دن سے جب سے آسمان و زمین کو اس نے پیدا کیا ہے اس میں سے چار حرمت و ادب کے ہیں۔ یہی درست دین ہے، تم ان مہینوں میں اپنی جانوں پر ظلم نہ کرو اور تم تمام مشرکوں سے جہاد کرو جیسے کہ وہ تم سب سے لڑتے ہیں اور جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ متقیوں کے ساتھ ہے (11)۔“

اور حدیث رسول ﷺ ہے:

(إِنَّ الزَّمَانَ قَدْ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللَّهُ
السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ: السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا،
مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرْمٌ، ثَلَاثَةٌ مُتَوَالِيَاتٌ: ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو
الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمِ وَرَجَبٌ شَهْرٌ مُضَرٌ الَّذِي بَيْنَ
جُمَادَى وَشَعْبَانَ)

ترجمہ: ”بے شک زمانہ گھوم گھوم کر اسی حالت پر لوٹ آیا ہے جس پر وہ اس وقت تھا جب اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کی تخلیق فرمائی۔ سال کے بارہ مہینے ہیں جن میں چار حرمت والے ہیں، تین تو لگاتار ہیں یعنی ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم اور چوتھا مضر قبیلے کا ماہ رجب، جو جمادی الاخریٰ اور شعبان کے درمیان ہے [2]۔“

۲۔ اس ماہ کی فضیلت میں سے یہ ہے کہ
اسے نبی ﷺ نے ”اللہ کا مہینہ [3]“ قرار دیا

ہے۔

اور اللہ تعالیٰ کی طرف اس کی اضافت ،اضافتِ تعظیمی ہے ،جو اس کے شرف وفضیلت پر دلالت کرتا ہے ، کیوں کہ اللہ تعالیٰ مخلوقات میں سے مخصوص وچنیدہ لوگوں کی ہی اضافت اپنی طرف کرتا ہے ،جیسا کہ محمد، ابراہیم، اسحاق، یعقوب وغیرہ انبیائے کرام کو اپنی عبودیت کی طرف منسوب کیا ہے ،اور اپنے گھر اور اونٹنی کو اپنی طرف منسوب کیا ہے [4]۔“

۳۔ بعض علماء اس بات کی طرف گئے ہیں کہ محرّم حرمت والے مہینے میں سب سے بہتر مہینہ ہے ،چنانچہ حسن بصریؒ فرماتے ہیں: ”حرمت والے مہینے میں سب سے افضل: اللہ کا مہینہ محرّم ہے۔“ نیز فرمایا: ”اللہ نے سال کا آغاز حرمت والے مہینہ سے کیا ہے ، اور حرمت والے مہینہ سے ختم کیا ہے ، لہذا اللہ کے نزدیک سال میں ماہ رمضان

کے بعد محرّم سے بڑھ کر کوئی ماہ نہیں ہے
 [5]۔“

۴۔ محرّم میں سب سے افضل: ابتدائی دس دن
 ہیں، ابو عثمان النہدیّ فرماتے ہیں: (سلف
 صالحین) تین عشروں کی کافی تعظیم کرتے
 تھے: رمضان کا آخری عشرہ، ذوالحجہ کا پہلا
 عشرہ، اور محرّم کا پہلا عشرہ [6]۔“

۵۔ حرمت والے مہینوں میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ
 نے اپنے نفسوں پر ظلم کرنے سے منع فرمایا
 ہے، چنانچہ ارشاد باری ہے: (...فَلَا تَظْلِمُوا
 فِيهِنَّ أَنْفُسَكُمْ)

ترجمہ: ”...تم ان مہینوں میں اپنی جانوں
 پر ظلم نہ کرو [7]۔“

چنانچہ دیگر ماہ کی بہ نسبت گناہ میں یہ
 زیادہ بلیغ و موکد ہے، کیونکہ اس کی حرمت
 و عظمت بہت زیادہ ہے۔

قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”حرمت والے مہینے میں ظلم کرنا دیگر ماہ کی بہ نسبت ظلم کرنے سے زیادہ گناہ اور غلطی کا کام ہے، اگرچہ ظلم کرنا ہر حال میں عظیم (گناہ) ہے، مگر اللہ اپنے امر میں سے جسے چاہتا ہے عظیم بنادیتا ہے (8)۔“

۶. اس عظیم ماہ میں کثرت سے روزہ رکھنا مستحب ہے، چنانچہ حدیث میں ہے:

(أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ: شَهْرُ اللَّهِ الْمُحَرَّمُ ،
وَأَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ: صَلَاةُ اللَّيْلِ)

ترجمہ: ”رمضان المبارک کے بعد اللہ کے مہینے محرم کے روزے سب روزوں سے افضل ہیں اور فرض نماز کے بعد سب سے افضل نماز رات (یعنی تہجد) کی نماز ہے (9)۔“

ابن رجبؒ فرماتے ہیں کہ: ”اس حدیث میں اس بات کی صراحت ہے کہ رمضان کے بعد سب سے بہتر نفل روزہ: اللہ کے مہینہ محرم کا روزہ ہے (101)۔“

اور یہ مطلق نفلی (روزہ) پر محمول ہے۔

۷۔ محرم میں روزے کا استحباب کثرت سے روزہ رکھنے پر محمول ہے نہ کہ پورے ماہ روزہ رکھنا ہے۔

کیوں کہ رسول ﷺ سے ثابت ہے کہ آپ نے رمضان کے علاوہ کبھی بھی کسی ماہ کا مکمل روزہ نہیں رکھا، اور نہ ہی شعبان سے زیادہ کسی ماہ میں روزہ رکھا (111)۔“

۸۔ علماء کا اشکال:

نبی ﷺ نے شعبان سے زیادہ کسی ماہ میں (نفلی) روزہ نہیں رکھا، جب کہ آپ ﷺ کا

واضح فرمان ہے کہ: رمضان کے بعد سب سے افضل روزہ، ماہ محرم کا روزہ ہے۔

جواب:

* کہا گیا ہے کہ: ہو سکتا ہے آپ ﷺ کو محرم کی فضیلت کا علم اس کا روزہ رکھنے سے پہلے آخری زمانہ میں ہوا ہو۔

* یا ہو سکتا ہے کہ: آپ ﷺ کو محرم کے مہینے میں کچھ ایسی عذر لاحق ہو گئی ہوں جو اس ماہ میں کثرت سے روزہ رکھنے میں مانع رہی ہوں، جیسے سفر، بیماری وغیرہ
“([12])۔“

۹. عاشوراء جمہور علمائے سلف و خلف کے
نزدیک محرم کا دسواں دن ہے، اور یہ احادیث
کے ظاہر اور لفظ کے اطلاق کے مطابق
ہے، اور اہل لغت کے یہاں معروف
و مشہور ہے ([13])۔“

۱۰. عاشوراء یہ اسلامی نام ہے جو جاہلیت
میں معروف نہیں تھا ([14]) .

۱۱. عاشوراء (دسویں محرم) کا روزہ رکھنا
بہت زیادہ مستحب ہے، چنانچہ حدیث پاک
میں ہے:

(صِيَامُ يَوْمِ عَاشُورَاءَ أَحْتَسِبُ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُكَفِّرَ
السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ)

ترجمہ: ”مجھے اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ یوم
عاشوراء کا روزہ گذشتہ ایک سال
کے (صغیرہ) گناہوں کا کفارہ بن جائے گا
“-[15]

۱۲. عاشوراء کے روزے سے تمام چھوٹے
گناہ معاف ہوجاتے ہیں لیکن بڑے گناہ معاف
نہیں ہوتے (بلکہ ان کے لیے توبہ ضروری
ہے۔)

چناں چہ اگر کوئی صغیرہ گناہ موجود ہوا تو وہ مٹ جائے گا، اور اگر صغیرہ یا کبیرہ کوئی بھی گناہ نہ ہوا تو اس کے بدلے میں نیکیاں لکھ دی جائیں گی، اور اس کے درجات بلند کر دیئے جائیں گے، اور اگر کوئی ایک یا متعدد کبیرہ گناہ ہوئے، لیکن کوئی صغیرہ گناہ نہ پایا گیا، تو ہمیں امید ہے کہ ان کبیرہ گناہوں میں کچھ تخفیف ہو جائے گی ([16])۔“

۱۳۔ انسان کو چاہیے کہ اپنے اہل و عیال، بچوں اور اپنی کفالت و نگرانی میں رہنے والوں کو یوم عاشوراء کا روزہ رکھنے اور اس کے لیے بیدار ہو کر سحری کھانے کی وصیت و تلقین کرے۔

ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا عاشوراء کے روزہ جو رمضان سے پہلے فرض تھا۔ کے بارے میں فرماتی ہیں:

(فَكُنَّا نَصُومُهُ بَعْدُ، وَنُصَوِّمُ صِبْيَانَنَا، وَنَجْعَلُ لَهُمُ
اللُّعْبَةَ مِنَ الْعِهْنِ، فَإِذَا بَكَى أَحَدُهُمْ عَلَى الطَّعَامِ
أَعْطَيْنَاهُ ذَلِكَ، حَتَّى يَكُونَ عِنْدَ الْإِفْطَارِ)

’ہم خود اس کاروزہ رکھتی تھیں، اور اپنے
بچوں کو بھی روزہ رکھواتی تھیں، اور ہم ان
کے لیے اون کا گڑیا بنا دیتی تھیں، چنانچہ
ان میں سے جب کوئی کھانا کے لیے روتا تو
ہم اسے وہ دے دیتیں، یہاں تک کہ افطار کا
وقت ہو جاتا (171)۔‘

۱۴۔ یہود و نصاریٰ کی مخالفت کرتے ہوئے نو اور دس کا روزہ رکھنا مستحب ہے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ:
(حِينَصَامَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَوْمَ
عَاشُورَاءَ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ: إِنَّهُ
يَوْمٌ تُعْظِمُهُ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -: "فَإِذَا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ إِنْ
شَاءَ اللَّهُ صُمْنَا الْيَوْمَ التَّاسِعَ [أي: مع العاشر]"،

قَالَ: فَلَمْ يَأْتِ الْعَامَ الْمُقْبِلُ حَتَّى تُوفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جب رسول ﷺ نے یوم عاشوراء کا روزہ رکھا اور دوسروں کو بھی اس کا حکم دیا تو صحابہ کرام نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہودی اور عیسائی تو اس دن کی تعظیم کرتے ہیں تو اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ”اگر اللہ نے چاہا تو آئندہ برس ہم (دسویں کے ساتھ) نو محرم کا روزہ (بھی) رکھیں گے“ ، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ آئندہ برس آنے سے قبل ہی رسول اکرم ﷺ فوت ہو گئے۔

اور دوسری روایت میں ہے کہ:

(لَيْنُ بَقِيَتْ إِلَى قَابِلٍ لِأَصْوَمَنَّ النَّاسِ) ”اگر میں اگلے (سال) زندہ رہا تو نو محرم کا (بھی) روزہ رکھوں گا [18]۔“

۱۵۔ جس کا نویں محرّم کا روزہ چھوٹ جائے، تو اس کے لیے یہود کی مخالفت کرتے ہوئے دسویں کے ساتھ گیارہویں کا روزہ رکھنا مشروع ہے۔

۱۶۔ ہلالِ محرّم کے گھٹنے، یا ماہِ محرّم کے دخول میں اشتباہ پائے جانے، یا کسی غلطی میں واقع ہونے کے اندیشہ کے سبب عاشوراء کے لیے احتیاط کرنے میں کوئی ممانعت نہیں ہے، چنانچہ نویں تاریخ کو دسویں تاریخ شمار کیا جائے گا۔ اور احتیاط کا اعتبار دسویں سے ایک دن پہلے اور ایک دن بعد روزہ رکھ کر ہوگا۔

۱۷۔ بعض علماء کے یہاں عاشوراء کے روزے کے تین مراتب ہیں:

اول: تین دن (نویں، دسویں، گیارہویں محرّم کا) روزہ رکھنا۔ اور اس سلسلہ میں

ضعیف ([19]) حدیث مروی ہے۔ اور بعض سلف سے بطور احتیاط ایسا کرنا منقول ہے ([20])۔

دوم: نویں اور دسویں محرّم کا روزہ رکھنا: اور اسی پر اکثر احادیث دلالت کرتی ہیں، اور یہی سنت میں وارد ہے۔

سوم: صرف دسویں محرّم کا روزہ رکھنا، اور یہ بلاکراہت جائز ہے ([21])۔

۱۸۔ یوم عاشوراء اگر جمعہ یا سنیچر کے روز ہو تو صرف اس دن اس کا روزہ رکھنے میں کوئی ممانعت و کراہت نہیں ہے، چنانچہ عاشوراء کا روزہ رکھا جائے گا کیوں کہ یہ ان ایام میں سے ہے جس کا روزہ رکھنا مشروع ہے، نہ یہ کہ جمعہ یا سنیچر کا دن ہونے کی وجہ سے روزہ رکھا جا رہا ہے ([22])۔“

۱۹۔ جس کے ذمے ایامِ رمضان کی قضا ہو تو نفل کی نیت سے عاشوراء کے روزے رکھنے میں کوئی ممانعت نہیں ہے، پھر وہ اپنے ذمے روزوں کی قضا کرے گا، کیونکہ راجح قول کے مطابق رمضان کی قضا کرنے سے پہلے نفلی روزہ رکھنا جائز ہے، اور اس لیے بھی کہ یہ ایک متعین روزہ ہے جو اس دن کے گزرنے کے بعد ختم ہو جاتا ہے، اور قضا کے لیے کافی وقت ہے۔

۲۰۔ جس کے ذمے ایامِ رمضان کی قضا ہو، اور اس نے عاشوراء کا روزہ رمضان کے بعض دن کی قضا کی نیت سے رکھا تو بعض اہل علم کے نزدیک اس کا قضا صحیح ہے، اور بعض اہل علم کے نزدیک عاشوراء کے ثواب پانے کی امید ہے، چنانچہ اسے قضا کے ساتھ ساتھ عاشوراء کا بھی ثواب حاصل ہوگا، اور یہی شیخ ابن عثیمین رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ ہے ([231])۔“

لیکن بہتر یہ ہے کہ: وہ یومِ عاشوراء کے علاوہ دنوں میں اپنے ذمے باقی روزوں کی قضا کرے، چنانچہ وہ عاشوراء کی نفل کی نیت سے روزہ رکھے، پھر اپنے ذمے باقی روزوں کی قضا کرے، تاکہ وہ دونوں فضیلتوں یعنی: یومِ عاشوراء کے روزہ کی فضیلت اور قضا کی فضیلت کو جمع کر سکے۔

۲۱۔ نویں اور گیارہویں محرم کا روزہ قضائے رمضان کی نیت سے، اور عاشوراء کے روزے کو نفل کی نیت سے رکھنا جائز ہے، اور اس طرح سے اسے قضا اور نفل دونوں کا ثواب حاصل گا۔

۲۲۔ مسافر شخص اگر مشقت نہ محسوس کرے تو اس کے لیے عاشوراء کا روزہ رکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۲۳۔ حائضہ یا نفاس والی عورت یا بیمار شخص کے لیے عاشوراء کا روزہ چھوٹنے

کے بعد اس کا قضا کرنا مشروع نہیں ہے، کیوں کہ یہ روزہ متعین دن میں مخصوص کیا گیا ہے اور اس دن کے فوت ہونے سے اس کا حکم بھی فوت ہو جائے گا۔ [24]

۲۴۔ جو شخص کسی عذر کی بنا پر یوم عاشوراء کا روزہ نہ رکھ پائے، جیسے: بیمار، حائضہ اور مرضعہ (دودھ پلانے والی عورت) وغیرہ، اور ان کی ہر سال اس دن روزہ رکھنے کی عادت رہی ہو تو اس کی نیت کرنے کی وجہ سے اسے ثواب ملے گا، چنانچہ حدیث شریف میں ہے: (إِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ أَوْ سَافَرَ كُتِبَ لَهُ مِثْلُ مَا كَانَ يَعْمَلُ مُقِيمًا صَحِيحًا)

’جب بندہ بیمار ہو جائے، یا سفر پر ہو تو اقامت و صحت کی حالت میں عمل کرنے کی

طرح اس کے لیے اجر لکھا جائے گا
“[25]۔“

۲۵۔ رمضان سے پہلے عاشوراء کا روزہ
رکھنا فرض تھا، پھر اس کی فرضیت کو
استحباب کی طرف منسوخ کر دیا گیا ہے۔

چنانچہ امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا
فرماتی ہیں کہ:

(كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ
بِصِيَامِهِ، قَبْلَ أَنْ يُفْرَضَ رَمَضَانُ، فَلَمَّا فُرِضَ
رَمَضَانُ: كَانَ مَنْ شَاءَ صَامَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ، وَمَنْ
شَاءَ أَفْطَرَ)

”رسول اللہ ﷺ رمضان کے فرض ہونے سے
پہلے عاشوراء کے روزہ کا حکم دیتے
تھے، پھر جب رمضان کی فرضیت ہوئی تو
جو چاہتا عاشوراء کا روزہ رکھتا، اور جو چاہتا
نہ رکھتا [26]۔“

اور ایک دوسری حدیث میں ہے: (هَذَا يَوْمٌ
عَاشُورَاءَ وَلَمْ يَكْتُبِ اللَّهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ، وَأَنَا
صَائِمٌ، فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَصُومَ فَلْيَصُمْهُ، وَمَنْ
أَحَبَّ أَنْ يُفِطَرَ فَلْيُفِطِرْ)

”یہ عاشوراء کا دن ہے، اللہ نے تم پر اس کے
روزے کو فرض نہیں کیا ہے، لیکن میں روزہ
سے ہوں، لہذا تم میں سے جو روزہ رکھنا
چاہے رکھے، اور جو افطار کرنا چاہے افطار
کرے (1271)۔“

۲۶۔ عرفہ کا دن عاشوراء کے دن سے افضل
ہے، اور اس کا روزہ دو سال کے گناہوں کا
کفارہ بن جاتا ہے۔

اور اس کی حکمت کے بارے میں یہ کہا گیا
ہے کہ: عاشوراء کا دن موسیٰ علیہ السلام کی
طرف منسوب ہے، اور عرفہ کا دن نبی ﷺ کی
طرف منسوب ہے، اور یہ ہماری شریعت کی
خصائص میں سے ہے، اس لیے یہ افضل

ہے، اور محمد مصطفیٰ ﷺ کی برکات کی وجہ سے دوگنا اجر دیا گیا ہے۔

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ: یوم عرفہ ایسے حرمت والے ماہ میں ہے کہ اس سے پہلے (ذی القعدہ) بھی حرمت والا ماہ ہے، اور اس کے بعد (محرم) بھی حرمت والا مہینہ ہے، بخلاف عاشوراء کے (کیوں کہ اس کے بعد کوئی حرمت والا مہینہ نہیں ہے) [28]۔

اور اس کی حکمت میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ: یوم عاشوراء میں اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو ان کے دشمن سے نجات دے کر اپنی نعمت کی تکمیل فرمائی، اور یوم عرفہ میں اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ پر ان کی رسالت تکمیل کر کے اپنی نعمت پوری کی۔ اور دین کی نعمت کی تکمیل جسم کی نعمت کی تکمیل سے بڑھ کر ہے، چنانچہ ثواب میں برتری کا حصول نعمت کی نوعیت میں تفاضل کی بناء پر

ہے، تو یہ دین کی نعمت ہے اور وہ جسم کی نعمت ہے۔

۲۷۔ یوم عاشوراء اللہ تعالیٰ کے عظیم دنوں میں سے ایک ہے جیسا کہ حدیث میں وارد ہے [29]۔“

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

(وَذَكِّرْهُمْ بِأَيَّامِ اللَّهِ)

ترجمہ: ”اور انہیں اللہ کے احسانات یاد دلا“ [30]۔“

اللہ تعالیٰ نے اس دن موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کو نجات دی، اور فرعون اور اس کی قوم کو غرق کر دیا، اسی لیے موسیٰ علیہ السلام نے اس نعمت کا شکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے لیے روزہ رکھا، اور اللہ کے رسول ﷺ نے خود روزہ رکھا اور صحابہ کرام کو استحباب کے طور پر روزہ رکھنے کا

حکم دیا، اللہ کے نبی موسیٰ علیہ السلام کی متابعت میں، ”نعمت کے تجدّد کے اوقات میں اس کا شکر سے مقابلہ کرنے کے باب سے (311)۔“

چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ:

(أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَدِمَ الْمَدِينَةَ، فَوَجَدَ الْيَهُودَ صِيَامًا يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَقَالَ لَهُمْ: (مَا هَذَا الْيَوْمَ الَّذِي تَصُومُونَهُ؟) فَقَالُوا: هَذَا يَوْمٌ عَظِيمٌ، أَنْجَى اللَّهُ فِيهِ مُوسَى وَقَوْمَهُ، وَغَرَّقَ فِرْعَوْنَ وَقَوْمَهُ.، وَفِي رِوَايَةٍ: هَذَا الْيَوْمَ الَّذِي أَظْهَرَ اللَّهُ فِيهِ مُوسَى، وَبَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى فِرْعَوْنَ، فَصَامَهُ مُوسَى شُكْرًا؛ فَنَحْنُ نَصُومُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «نَحْنُ أَحَقُّ وَأَوْلَى بِمُوسَى مِنْكُمْ» فَصَامَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَمَرَ بِصَوْمِهِ)

رسول اللہ ﷺ جب مدینہ تشریف لائے تو یہودیوں کو عاشوراء کے دن روزہ رکھتے

ہوئے پایا، تو آپ نے ان سے فرمایا: ”یہ کیسا دن ہے جس میں روزہ سے ہو“؟، تو ان لوگوں نے کہا: یہ ایک عظیم دن ہے، اسی دن اللہ نے موسیٰ اور ان کی قوم کو نجات دیا تھا، اور فرعون اور ان کی قوم کو غرق کر دیا تھا، اور ایک روایت میں ہے: یہ ایسا دن ہے جس میں اللہ نے موسیٰ اور بنی اسرائیل کو فرعون پر غلبہ عطا کیا تھا، چنانچہ موسیٰ نے بطور شکر اس دن روزہ رکھا، لہذا ہم بھی اس دن کا روزہ رکھتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہم تمہارے بہ نسبت (اس طرز عمل کو اپنانے میں) موسیٰ علیہ السلام کے زیادہ قریب و مستحق ہیں“، چنانچہ اللہ کے رسول ﷺ نے اس دن کا روزہ رکھا اور (صحابہ کرام) کو بھی اس دن روزہ رکھنے کا حکم دیا [32]۔“

۲۸۔ عاشوراء ہمیں اس بات کی یاد دہانی کراتا ہے کہ مسلمانوں کے درمیان آپس میں گہرا

تعلق استوار ہونا چاہیے، اگرچہ ان کے درمیان
 زمان و مکان کی دوری ہو، اسی طرح
 مسلمانوں کے درمیان ایمانی اخوت کے قیام
 کی ضرورت کی یاد دہانی کراتا ہے، اور اللہ
 تعالیٰ، اس کے رسول اور اس کے مومن بندوں
 کے لیے موالات کے قیام کی یاد دہانی کراتا
 ہے: (وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ
 بَعْضٍ)

ترجمہ: ”مومن مرد و عورت آپس میں ایک
 دوسرے کے (مددگار و معاون اور) دوست
 ہیں (33)۔“

۲۹۔ یوم عاشوراء، شکر اور اللہ سے نصرت
 و کسادگی طلب کرنے کا دن ہے۔ اسی دن
 موسیٰ سے کہا گیا:

(إِنَّا لَمُدْرِكُونَ) ”ہم تو یقیناً پکڑ لیے گئے
 (34)۔“

تو موسیٰ نے جواب دیا:

(كَلَّا إِنَّ مَعِيَ رَبِّي سَيَهْدِينِ)

”ہرگز نہیں۔ یقین مانو، میرا رب میرے ساتھ ہے جو ضرور مجھے راہ دکھائے گا (35)“

۳۰۔ یوم عاشوراء کی تعظیم اہل جاہلیت کے یہاں معروف تھی، چنانچہ وہ اس دن کی تعظیم کرتے، اس دن روزہ رکھتے، اور اسی دن کعبہ پر غلاف چڑھاتے تھے، جیسا کہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے (36)۔

۳۱۔ یوم عاشوراء کی تعظیم اس دن روزہ رکھ کر ہوگا، دشمن سے نجات دلانے اور اسے ہلاک کرنے کی نعمت پر اللہ کا شکر ادا کر کے، اور اس دن اللہ کے دشمنوں اور

اس کے رسولوں کے دشمنوں کے بارے میں اللہ کے افعال و کارنامے کو یاد کر کے ہوگا۔

۳۲۔ یوم عاشوراء کے دن بعض لوگوں نے بہت ساری بدعات ایجاد کر رکھی ہیں، ان میں سے بعض بدعتیوں نے شہادت حسینؑ کی وجہ سے۔ اس دن کو حزن و غم، نوحہ و ماتم، نالہ و شیون، گردن زنی، لباس پہاڑنے، سینہ کوبی و تماچہ مارنے و زنجیر زنی وغیرہ کادن بنا رکھا ہے، حالانکہ یہ چیزیں اللہ کے دین میں سے نہیں ہیں، بلکہ یہ جاہلیت کے افعال میں سے ہیں۔

اور حدیث پاک میں ہے:

(لَيْسَ مِنَّْا مَنْ ضَرَبَ الْحُدُودَ وَشَقَّ الْجُيُوبَ وَدَعَا
بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ)

’وہ شخص ہم سے نہیں ہے، جو
رخسار نوچے، گریبان پھاڑے، اور جاہلیت کی
پکار کرے [371]۔‘

جب کہ مصیبت کے وقت مومن
صبر و احتساب سے کام لیتا ہے اور قضاے
الہی پر راضی ہوتا ہے۔

۳۳۔ عاشوراء کے دن شیاطین نے بہتیرے
لوگوں کی عقلوں سے خوب کھیل کھیلا
ہے، اور انہیں مومنوں کے راستہ سے دور
کر دیا ہے، چنانچہ ان میں سے بعض نے اس
دن کو ماتم و عزاداری کا دن بنالیا
ہے، اور بعض نے اسے جشن و گانے کا دن
بنارکھا ہے، اور بعض ایسے ہیں جو اس دن
پارٹیاں کرتے ہیں، اور مخصوص قسم کے
کھانے اور مٹھائی تیار کرتے ہیں۔ اور ان
ساری چیزوں میں، اس دن کی تعظیم کے
بارے میں یہود و نصاریٰ کی مشابہت پائی

جاتی ہے۔ اور یہ ساری چیزیں دین میں بدعات
ومحدثات کی قبیل سے ہیں۔

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ اللہ ہمیں اس
چیز کی توفیق دے جسے وہ پسند فرمائے
اور اس سے وہ راضی و خوش ہو، اور تمام
تعریفات (صرف) رب العالمین کے لیے ہیں۔

وصلی اللہ وسلم علی نبینا محمد، وعلی آلہ
وصحبہ وسلم۔

[1] (سورہ توبہ: ۳۶)

[2] بخاری (ح ۳۱۹۷)، مسلم (ح ۱۶۷۹)

[3] (صحیح مسلم (ح ۱۱۶۳))

[4] لطائف المعارف لابن رجب (ص ۳۶)

[5] لطائف المعارف لابن رجب (ص ۳۴)

[6] لطائف المعارف لابن رجب (ص ۳۵)

[7] سوره توبه: ۳۶

[8] تفسیر طبری (۱۴، ۲۳۸)، و تفسیر ابن

کثیر (۴، ۱۴۸)

[9] مسلم (ح ۱۱۶۳)

[10] لطائف المعارف (ص ۳۳)

[11] صحیح

بخاری (۱۹۶۹، ۱۹۷۱)، و صحیح

مسلم (۱۱۵۶، ۱۱۵۷)

[12] ملاحظه فرمائیں: صحیح مسلم مع شرح

نووی (۵۵، ۳۷)، و المجموع (۶، ۳۸۷)

[13] ملاحظه فرمائیں: صحیح مسلم مع شرح

نووی (۱۲، ۸)، و المجموع (۶، ۳۸۳)

[14] ملاحظہ فرمائیں: مشارق الأنوار
للقاضی عیاض (۲، ۱۰۲)، وکشاف القناع
للبہوتی (۲، ۳۳۸)

[15] صحیح مسلم (ح ۱۱۶۲)

[16] ملاحظہ فرمائیں: صحیح مسلم مع شرح
نووی (۳، ۱۱۳، ۸، ۵۱)، والمجموع (۶، ۳۸۲)

[17] صحیح بخاری (۱۹۶۰)، و صحیح
مسلم (۱۱۳۶)

[18] صحیح مسلم (۱۱۳۴)

[19] اور اس کے الفاظ یہ ہیں: (صُومُوا يَوْمَ
عَاشُورَاءَ، وَخَالَفُوا فِيهِ الْيَهُودَ، صُومُوا قَبْلَهُ
يَوْمًا، أَوْ بَعْدَهُ يَوْمًا)، وفي رواية: (صُومُوا قَبْلَهُ
يَوْمًا، وَ بَعْدَهُ يَوْمًا). ”یوم عاشوراء کا روزہ
رکھو، اور اس میں یہود کی مخالفت کرو، اس
سے ایک دن پہلے روزہ رکھو یا اس کے ایک
دن بعد“، اور ایک روایت میں ہے: ”اس کے

ایک دن پہلے اور ایک دن بعد روزہ رکھو۔“۔
تخریج: مسند احمد (ح ۲۱۵۴)، سنن کبریٰ
للبيهقي (۲۸۷، ۴)، سلسلہ ضعیفہ
للألبانی (ح ۴۲۹۷)، مسند احمد کے محققین
نے اسے ضعیف قرار دیا ہے، اور شیخ احمد
شاکر نے اسے حسن کہا ہے۔

[20] ملاحظہ فرمائیں: لطائف
المعارف (ص ۵۲)

[21] ملاحظہ فرمائیں: زاد المعاد لابن
القيم (۷۲، ۲)، وفتح الباری لابن حجر (۲۶۴، ۴)

[22] ملاحظہ فرمائیں: فتح
الباری (۲۳۴، ۴)، وفتاویٰ ابن
باز (۴۱۴، ۱۵)، وفتاویٰ ابن عثیمین (۵۸، ۲۰)

[23] ملاحظہ فرمائیں: فتاویٰ ابن
عثیمین (۴۸، ۲۰)

[24] ملاحظہ فرمائیں: فتاویٰ ابن
عثیمین (۲۰، ۴۳)۔

[25] صحیح بخاری (ح ۲۹۹۶)

[26] صحیح بخاری (ح ۱۵۹۲)، صحیح
مسلم (۱۱۲۵)

[27] صحیح بخاری (ح ۲۰۰۳)، صحیح
مسلم (۱۱۲۹)

[28] ملاحظہ فرمائیں: بدائع
الفوائد (۲۱۱، ۴)، وفتح الباری (۲۴۹، ۴)

[29] حدیث میں ہے: (إن عاشوراء يومٌ من
أيام الله) ”عاشوراء اللہ کے دنوں میں سے ایک
دن ہے۔“ صحیح مسلم (ح ۱۸۹۲)

[30] سورہ ابراہیم: ۵

[31] لطائف المعارف (ص ۹۶)، معمولی
تبدیلی کے ساتھ۔

[32] صحیح بخاری (۳۹۴۳)، و مسلم (۱۱۳۰) اور لفظ مسلم کے ہیں۔

[33] سورہ توبہ: ۷۱

[34] سورہ شعراء: ۶۱

[35] سورہ شعراء: ۶۲

[36] صحیح بخاری (۱۵۹۲، ۱۸۹۳)، و صحیح مسلم (۱۱۲۵)۔

[37] صحیح بخاری (۱۲۹۴)، و مسلم (۱۰۳)